ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
تار کا پتہ الفضل قادیان
رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل قادیان

روزنامہ
ایڈیٹر غلام نبی
The DAILY ALFAZL QADIAN
قیمت ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کی دو تلواریں

سچائی ← اور ← استقلال

دنیا دار کہتے ہیں، کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بیہودہ گوئی ہے۔ اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ تو جھوٹ سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ افسوس ہے، کہ یہ بدبخت خدا کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا وہ اپنا معبود اور مشکلکشا جھوٹ کی نجاست کو سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ ... جو لوگ صدق کو چھوڑتے ہیں اور خیانت کر کے جرائم کو بنا دینے والی سپر کذب کو خیال کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ آنی اور عارضی طور پر شاید کوئی فائدہ انسان سمجھ لے لیکن فی الحقیقت کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر اسے ایک دیمک لگ جاتی ہے (الحکم ۱۷/۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب دشمنوں کے مقابلہ پر جاتے تھے۔ وہ ایسے معلوم ہوتے تھے۔ کہ گویا گھوڑوں پر موتیں سوار ہیں۔ اور وہ سمجھتے تھے۔ کہ اب ہم کو موت ہی اس میدان سے الگ کریگی۔ اللہ تعالیٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا۔ وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے۔ جب ایمان قوی ہو۔ تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے۔ کہ اسکے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعامات الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ مکالمات الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے!! (الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو اس وقت نزلہ سردرد اور حرارت کی شکایت ہو گئی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت میں بفضل خدا خفیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب علاقہ ضلع شیخوپورہ میں۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی حرم کوٹ نگہ میں۔ اور ملک محمد عبداللہ صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

مولوی ابوالعطاء صاحب کو بخار ہو گیا ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف

شیخ عبد الرحمٰن مصری کی طرف سے انتہائی بغض و عناد کا اظہار

عدالت میں ”اعانت قتل“ اور حفظ امن کے متعلق سراسر جھوٹے استغاثے

(۱)

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری اور ان کی پارٹی نے جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہوتے ہی اپنے اشتہارات اور اعلانات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو نہایت دلآزار اور ہتک آمیز طریق عمل اختیار کیا اس نے جماعت احمدیہ میں کہرام مچا دیا۔ اور اب بھی ان لوگوں کی وہ حرکات جب یاد آتی ہیں۔ تو کلیجہ شق ہونے لگتا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے انہوں نے اپنا رُخ ایک اور جانب پھیر رکھا ہے ایک طرف تو احرار کے سرخ پوش باہر سے منگوا کر احمدی محلوں اور احمدیوں کے گھروں کے پاس ان کے مظاہرے کرائے جا رہے ہیں۔ ان سے ”مجلس احرار زندہ باد“ ”مولانا عطاء اللہ امیر شریعت احرار زندہ باد“ وغیرہ کے نعرے لگوائے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے احراری اور پیغامی مشیروں کی ہدایات کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف بالکل بے بنیاد اور سراسر جھوٹی درخواستیں اور استغاثے محض اسلئے دائر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی دل آزاری اور اذیت کے لئے مزید سامان مہیا کریں چنانچہ

باوجود اچھی طرح اس بات کا علم رکھنے کے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نہ صرف اپنی جماعت کو ظلم و ستم کے مقابلہ میں ہمیشہ صبر و حلم سے کام لینے کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ بلکہ اس وقت جبکہ مصری پارٹی نے اشتعال انگیزی اور دل آزاری کو انتہا تک پہونچا دیا۔ حضورؑ نے نہایت سختی کے ساتھ بار بار تنبیہہ فرمائی کہ کسی احمدی کو کوئی خلافِ قانون حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔ حتےٰ کہ حضور نے بعض ان الفاظ کے متعلق بھی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ جو بعض بیرونی جماعتوں کی قراردادوں میں مصری پارٹی کے اشتعال انگیز اعلانات و اشتہارات کے خلاف، اظہار نفرت کرتے ہوئے شائع ہو گئے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف یہاں تک بغض اور دلی عناد کا اظہار کیا ہے۔ کہ جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر عدالت میں زیر دفعہ ۳۰۲/۱۰۹ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کر دیا کہ فخر دین کے قتل کا حادثہ آپ کی اعانت سے ہوُا ہے۔ اس لئے آپ پر ان دفعات کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے۔ دفعہ ۳۰۲ تعزیراتِ ہند کا مفاد یہ ہے۔ کہ جو شخص قتل عمد کا مرتکب ہو۔ اس کو سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے۔ اور

دفعہ ۱۰۹ تعزیراتِ ہند کا مفاد یہ ہے کہ جو شخص اس جرم (قتل عمد) میں اعانت کرے۔ اس کو بھی وہی سزا دی جائے جو قتل عمد کرنے والے کے لئے مقرر ہے۔ غرض شیخ مصری صاحب نے عدالت میں استغاثہ دائر کر کے یہ مطالبہ کیا۔ کہ فخر دین کے قتل کے مقدمہ میں جو سزا میاں عزیز احمد کو دی گئی ہے۔ یعنی موت۔ اور جس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔ وہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو دی جائے ؛

مصری صاحب کا یہ نہایت ہی دل آزار اور رنجدہ استغاثہ جب ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوُا۔ تو عدالت نے اُسے قطعاً بے بنیاد پاکر خود ہی خارج کر دیا لیکن مصری صاحب نے تو ثابت کر دیا۔ کہ وہ کینہ اور بغض کے اس انتہائی مقام پر پہونچے ہوئے ہیں۔ جہاں سچ و جھوٹ اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر قتل کرانے کا نہایت ناپاک اور بے حد دل آزار الزام اس لئے نہ لگایا۔ کہ اس کا ان کا پاس کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ بھی ثبوت موجود تھا۔ بلکہ محض اس لئے لگایا۔ کہ جماعت احمدیہ کو دکھ اور تکلیف پہونچا کر اپنے جذبات کینہ و عداوت

کو ٹھنڈا کریں۔ اور جن معاندین احمدیت اور دشمنانِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ان کی خوشنودی حاصل کریں۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اس شرمناک منصوبہ میں بھی بُری طرح خائب و خاسر کیا۔ اور سوائے ناکامی و نامرادی کے ان کے ہاتھ کچھ نہ آیا لیکن اس میں بھی کیا شک ہے کہ انہوں نے خود قاتلانہ حملہ کرنے یا اپنے کسی ساتھی سے کرانے کی بجائے یہ کوشش کی۔ کہ سرکاری عدالتوں کے ذریعہ اپنے اس گندے منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہونچائیں اور جماعت احمدیہ کے مقتدا پر ایک ایسا الزام عائد کرائیں۔ جس کا نتیجہ سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصری صاحب کے سینہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بغض و عداوت کی آگ کتنے زور سے بھڑک رہی ہے اور انہوں نے اُسے بھڑکائے رکھنے کے لئے کیسا معیوب اور قابلِ مذمت طریق اختیار کیا۔ جو شخص کینہ و عداوت میں اس قدر غرق ہو سکتا ہے اور اس طرح بے بنیاد اور جھوٹے الزامات لگاتا ہوُا ذرا دریغ نہیں کرتا۔ اس کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کس مقصد اور مدعا کو لے کر جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑا ہوا ہے اور دیانت اور تقوےٰ سے اسے کہاں تک تعلق ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں خط لکھنے والے احباب سے گزارش

باوجود اعلان کرانے کے بعض احباب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور خط لکھتے وقت اپنا نام و پتہ مکمل اور خوشخط تحریر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۵۶ ہجری

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کیلئے مشق کی ضرورت

جو مرنے کے لئے تیار ہو جائے اُسے کوئی نہیں مار سکتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
فرمودہ ۲۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ جیسا بڑا کام کسی قوم کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اسی کے مطابق اس کو کام کے لئے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔

بعض کاموں کی مشق

خاص قربانیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے جب تک اس قسم کی قربانیاں نہ کی جائیں۔ وُہ مشق نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ بغیر اس مشق کے جو اس کام کے لئے ضروری ہے وُہ اس کام کے اہل ثابت ہو جائیں گے وُہ قطعی طور پر ناواقف اور جاہل ہوتے ہیں۔ جب تک اس قسم کی قربانیوں میں سے نہ گزرا جائے۔ اس وقت تک ان کاموں کا بجا لانا جن کے لئے ایک

خاص قسم کی قربانیاں

اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ ناممکن اور بالکل ناممکن ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ایک ایسے

زمانے میں پیدا کیا ہے۔ جبکہ زمانہ ظاہری طور پر پُر امن ہے۔ میں نے

ظاہری طور پر پُر امن

کے الفاظ اس لئے استعمال کئے ہیں کہ بالعموم اس زمانہ میں علے الاعلان لڑائیاں نہیں کی جاتیں۔ تلوار اور بندوق لے کر ایک ملک دوسرے ملک پر اور قومیں قوموں پر۔ اور گھرانے گھرانوں پر حملہ نہیں کرتے۔ ورنہ ظلم اب بھی ہوتے ہیں قتل اور خونریزیاں اب بھی ہوتی ہیں۔ مگر ایک حد تک قانون ان کے رستہ میں روک بنا رہتا ہے۔ گو بعض جگہ قانون بھی ناکام رہتا ہے۔ کسی جگہ ایسا افسر آجاتا ہے جسے ظالموں سے ہمدردی ہوتی ہے اور وُہ درگزر سے کام لیتا ہے۔ کبھی کسی جگہ پولیس مقدمات کو خراب کر دیتی ہے۔ گواہوں کو ڈرا دیتی ہے بدلوا دیتی ہے۔ بھگا دیتی ہے۔ مگر یہ کوئی عام قانون نہیں۔ عام

طور پر حکام لڑائیوں۔ خونریزیوں اور قتلوں کے واقعات میں بے تعلق ہی رہتے ہیں۔ اس لئے ہم اسے پُر امن زمانہ کہتے ہیں۔ اور

فساد کا زمانہ

وُہ ہوتا ہے۔ جب کوئی حکومت امن قائم کرنے والی نہ ہو۔ کوئی قانون نہ ہو۔ جس کی مرضی ہو۔ تلوار اٹھا کر دوسرے کو قتل کر دے۔ اور کوئی جھوٹے مونہہ بھی نہ پُوچھے۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ جیسے مکہ میں تھا۔ یہاں جب پولیس کسی کی رعایت بھی کرتی ہے۔ تو کم سے کم بے تعلقی کا نظاہرہ ضرور کرتی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وُہ مقدمہ کو کامیاب نہ ہونے دے جیسے آج کل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جب کسی احمدی پر ظلم یا تعدی کرنے کا کوئی مقدمہ ہو۔ تو اکثر مجرم بری ہو جاتے ہیں۔ کبھی مجسٹریٹ کہتا ہے

کہ پولیس کی غلطی تھی۔ اور کبھی پولیس کہتی ہے۔ کہ مجسٹریٹ نے غلطی کی مگر انصاف کرنے کی ایک نمائش ضرور ہوتی ہے۔ یہ تو نہیں ہوتا۔ کہ کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ اس سے بھی

ظالم اور شریر کو ڈر

اور خوف ضرور لگا رہتا ہے۔ وُہ سمجھتا ہے۔ ممکن ہے۔ مجسٹریٹ کے سامنے سچائی کھل جائے۔ ممکن ہے۔ اس دفعہ رعایت نہ کی جائے۔ ممکن ہے۔ پولیس کے بالا افسر ہی توجہ کریں۔ اس لئے اسے ایک خوف ضرور لگا رہتا ہے۔ مگر جہاں یہ

نمائش

بھی نہ ہو۔ وہاں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ لوگ علے الاعلان اور دھڑلے سے ایسے کام کرتے ہیں۔ اور کوئی پروا نہیں کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر جہاں نمائش ہو۔ شریر کو یہ بھی خوف ہوتا ہے۔ کہ زمانہ کے دَور بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً ہمارے ہی متعلق دیکھ لو۔ بے شک اس وقت

احرار اور ہمارے دوسرے معاندوں کو حکومت کے بعض افسروں کی نگاہ میں وقار

حاصل ہے۔ اور وہ افسر تعصب کی وجہ سے ہر احمدی کی روائت کو جھوٹا سمجھتے۔ یا کم سے کم اسے جھوٹا قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر کبھی اچھے افسروں کی کثرت آجاتی ہے۔ جو انصاف کرتے ہیں مگر بالعموم جہاں پولیس اور دوسرے افسروں کو کوئی خاص تعلق نہ ہو۔ کوشش یہی کی جاتی ہے۔ کہ انصاف ہو۔ اس لئے ایسے واقعات کثرت اور تواتر سے نہیں ہوتے۔ اور اس وجہ سے ہم اس زمانہ کو پُرامن زمانہ کہتے ہیں مگر جہاں نہ کوئی حکومت ہو۔ نہ قانون ہو۔ نہ پولیس ہو۔ کوئی قیامِ امن کی کوشش کرنے والا نہ ہو۔ اسے فساد کا علاقہ کہا جائے گا۔ اور ایسے علاقے جہاں کوئی حکومت نہ ہو یا جب کسی علاقہ کی حکومت کسی جماعت کو اپنی رعایا ہوتے کے حقوق سے عملاً یا قانوناً محروم قرار دے دے۔ وہاں قتل۔ خونریزیاں۔ فساد اور جنگیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کو اس قسم کی خونریزیوں کی برداشت کی عادت ہوجاتی ہے۔

لیکن جہاں ایسے واقعات بکثرت نہ ہوں۔ وہاں ایسے واقعات پر لوگوں پر بڑی ہیبت طاری ہوجاتی ہے۔ اور قربانی کرنے سے لوگ ڈرتے ہیں۔

وسطی صدیوں میں

یورپ میں مذہب کی خاطر بڑے قتل ہوتے تھے۔ اور حکومتیں اس میں لذت حاصل کرتی تھیں۔ اگر کیتھولک خیالات کے لوگوں کی حکومت ہوتی تو پروٹسٹنٹوں کو قتل کردیا جاتا تھا اور پروٹسٹنٹوں کی حکومت ہوتی۔ تو وہ کیتھولک فرقہ کے لوگوں کو قتل کراتے تھے۔ اور بعض جگہ ایک ایک دن میں چار چار پانچ پانچ سو بلکہ ایک ہزار تک لوگ قتل کردیئے جاتے تھے۔ آگ جلا کر ماؤں۔ بہنوں۔ بیویوں اور بچوں کو زندہ اس میں ڈال دیا جاتا تھا۔ اور لوگ سامنے کھڑے ہنستے رہتے تھے۔ ان کے نزدیک یہ کوئی خاص بات ہی نہ تھی۔ اسی طرح مرنے والے بھی اس کی کوئی حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے سامنے روزانہ یہی کام ہوتا تھا۔ جس فرقہ کو غلبہ حاصل ہوجاتا وہ دوسرے سے ایسا سلوک کرتا تھا۔ اور لوگوں کی ذہنیت ایسی ہوگئی تھی کہ جہاں قتل نہ ہوں۔ لوگ شور مچا دیتے تھے۔ کہ آج حکومت نے کوئی تماشہ نہیں دکھایا۔

آج کل سپین میں

یہی حالت ہے۔ دو مختلف خیالات کے لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں وہاں کے حالات کے متعلق مجھے ایک رپورٹ ملی تھی۔ کہ ایک دن میڈرڈ میں صرف پچاس آدمی قتل ہوئے۔ تو عورتوں نے شور مچا دیا۔ کہ حکومت نے پبلک کی خیرخواہی کا آج کوئی کام نہیں کیا۔ کیونکہ جہاں روزانہ دو تین سو قتل ہوتے تھے۔ آج صرف پچاس ہوئے ہیں۔ اور ایسے قتل کے جواز کے لئے کسی تحقیقات کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ کسی مشتبہ آدمی سے بات کرتا دیکھا گیا۔ یا کوئی مشتبہ خط اس سے پکڑا گیا۔ اسی بات پر نہایت ظالمانہ طریق پر لوگوں کو قتل کردیا جاتا ہے۔ لٹا کر آنکھیں نکال دی جاتی ہیں مختلف اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر ایسا کرنے والے ایسے ظالمانہ افعال پر خوش ہوتے ہیں۔ اور قتل ہونے والے بھی خوش ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ

قتلوں کی عام مصیبت

اور فتنہ کی وجہ سے عادت ہوجاتی ہے۔ وہ لوگ زندگی کی قدر ہی نہیں جانتے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر آج بچ گئے۔ تو کل مارے جائیں گے۔ ان کا نقطۂ نگاہ ہی بدل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ ایسے ایسے سخت کام کر لیتے ہیں۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ اور یہ عادت کی بات ہے۔ ایک دوست نے ایک اور دوست کی نسبت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے سنایا۔ کہ ان کے والد نے جو مظفرگڑھ کے علاقہ کے راجہ تھے۔

دربارِ کشمیر کے خلاف اعلانِ جنگ

کیا۔ اس زمانہ میں انگریز نئے نئے آئے تھے۔ اور سکھوں کا عہدِ حکومت قریب زمانہ میں ختم ہؤا تھا۔ اور ابھی حکومت کا پورا تصرف راجوں مہاراجوں پر نہ ہؤا تھا۔ وہ خود بھی جنگیں کر لیتے تھے اس جنگ میں ان کو شکست ہوئی۔ اور مہاراجہ کشمیر نے ان کو ان کے علاقے سے جلاوطن کرکے حکم دیا۔ کہ ہمیشہ مہاراجہ کے دربار میں رہا کریں وہ بہت خوبصورت آدمی تھے۔ ایک دفعہ کسی حادثہ کی وجہ سے ان کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ کسی جراح نے اسے جوڑا۔ وہ جُڑ تو گئی۔ مگر ذرا ٹیڑھی جڑی ایک دن وہ دربار میں بیٹھے تھے کہ مہاراجہ نے دریافت کیا۔ کہ راجہ صاحب سنا ہے۔ آپ کی

کلائی کی ہڈی

ٹوٹ گئی تھی۔ انہوں نے کہا ہاں مہاراج ٹوٹ گئی تھی۔ مگر اب ٹھیک ہوگئی ہے مہاراجہ نے کہا مجھے بھی دکھاؤ۔ اور دیکھ کر کہا۔ کہ جوڑ ٹھیک نہیں بیٹھا۔ آپ بہت خوبصورت آدمی ہیں لیکن اس ٹیڑھی ہڈی نے آپ کے ہاتھ کو بدصورت بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں مہاراج بات تو ٹھیک ہے مگر اب کیا ہوسکتا ہے مہاراج نے کہا۔ کہ آپ نے ہمیں کیوں نہ اطلاع دی ہم سرکاری ڈاکٹر کو بھیج دیتے۔ وہ بہت ماہر ہے۔ ہڈی کو بالکل درست کرکے بٹھاتا اور یہ نقص نہ ہوتا۔ یہ سنکر راجہ صاحب نے گھٹنا اوپر اٹھایا اور کلائی کو اس پر رکھ کر زور دیا۔ تو ہڈی تڑاق سے ٹوٹ گئی۔ پھر بڑے اطمینان سے مہاراجہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔ کہ لیجئے مہاراج اب اپنے ڈاکٹر سے ہڈی جڑوا دیجئے یہ دیکھ کر راجہ کو تو غش آنے لگا۔ اور تمام دربار میں سناٹا چھا گیا۔ اب تم میں سے کون ہے۔ جو اس قسم کا کام کرسکے یقیناً کوئی نہیں۔ اور اسکی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ کسی کو ایسے ماحول میں رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ تمہاری نگاہ میں امن کی اتنی قدر ہے کہ کسی چیز کو اس کے مقابل پر کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو لیکن ان لوگوں کے نزدیک جن میں

قتل و خونریزی کے واقعات

کثرت اور تواتر سے ہوں۔ زندگی کی کوئی قدر ہوتی ہی نہیں۔ اس زمانہ میں بھی سپاہیوں کے نزدیک زندگی کی کوئی زیادہ قیمت نہیں ہوتی۔ جنگ عظیم میں شامل ہونے والے کئی سپاہیوں سے میں نے بات چیت کی ہے۔ اور کئی یورپین کی کتابیں پڑھی ہیں۔ سب یہی بیان کرتے ہیں۔ کہ پہلی گولی جب چلتی ہے تو اس وقت بہادر سے بہادر آدمی بھی خوف محسوس کرتا ہے۔ اور چھپنا چاہتا ہے۔ لیکن آدھ یا پون گھنٹہ کے بعد حس مار جاتی ہے۔ اور خطرہ کا احساس بالکل مٹ جاتا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ایسے خطرناک مقامات پر اکیلے چلے جاتے ہیں۔ کہ دنیا سنکر حیران ہوتی ہے۔ کہ ایسے خطرناک مقامات سے گزرے کس طرح اور بچے کس طرح۔ گولیاں چاروں طرف سے چل رہی ہوتی ہیں۔ مگر انہیں احساس تک نہیں ہوتا لیکن یہ اقرار ہر سپاہی کرتا ہے کہ جب شروع میں اسے گولیوں کی بوچھاڑ کا سامنا ہؤا تھا۔ تو وہ ضرور خوفزدہ ہوگیا تھا۔ بڑے بڑے خطاب اور انعام یافتہ بلکہ بہادری کا سب سے بڑا انعام یعنی وکٹوریا کراس حاصل کرنے والے اس قسم کے اقرار [illegible]

3

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جب وُہ پہلے جنگ میں شامل ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے دل کی حالت کو دیکھ کر محسوس کیا۔ کہ وُہ بُزدل ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ پہلے انہیں ایسے حالات کی عادت نہ تھی۔ لیکن کچھ عرصہ ان حالات میں سے گزرے۔ تو طبیعت میں جُرأت پیدا ہوگئی۔ تو یہ

بہادری بھی ایک حد تک مشق کا نتیجہ ہوتی ہے

سپاہی جنگ میں جاتا ہے۔ اور اس کا دل مضبُوط ہو جاتا ہے۔ تم نہیں جاتے اس لئے تمہارا دل وَیسا مضبُوط نہیں ہم میں سے بہت اگر کسی کے لئے چھ ماہ قید کی سزا کا حکم سُن لیں۔ تو ان کا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اور اس روز کھانا کھانے کو دل نہیں چاہتا مگر مجسٹریٹ ہر روز سزائیں دیتا ہے۔ بلکہ ایک دن میں مجموعی طور پر دس دس اور بیس بیس سال کی سزائیں دے دیتا ہے۔ اور پھر گھر جا کر اطمینان سے کھانا کھاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ لیکچر بھی دیتا جاتا ہے۔ کہ یہ چیز اچھی پکی ہے۔ اور یہ خراب ہے۔ اس سے بڑھ کر

جلّادوں کا حال

ہے۔ بعض دفعہ تو جلاد مرنے والے کو بعض خاص حالتوں میں دیکھ کر ہنس پڑتا ہے۔ کہ اس کا موتھہ یوں ہوگیا اور ٹانگیں یوں ہوگئیں۔ حالانکہ دُوسرے اس وقت رو رہے ہوتے ہیں۔ مگر جلّاد میں حس ہی نہیں ہوتی پس عادات انسان کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں۔

ہمیں چونکہ امن کی عادت ہے اس لئے ہماری جماعت میں وُہ قربانیاں جو پہلے انبیاء کی جماعتیں کرتی تھیں۔ بالکل عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ گویا امن ہمارے لئے جہاں ترقی کا موجب ہے۔ وہاں

تنزل کا باعث

بھی ہے۔ امن ہونے کی وجہ سے تبلیغ میں بے شک زیادتی ہے۔ جو پہلے زمانوں میں حاصل نہ تھی۔ مگر قربانیوں میں کمی ہے جس سے پہلے لوگ بچے ہُوئے تھے۔ جس شخص کو یہ یقین ہو۔ کہ مال جو میرے پاس ہے۔ در اصل میرا نہیں۔ ممکن ہے اسے کل ہی ڈاکو لے جائیں۔ یا حکومت ہی چھین لے۔ وُہ اگر نیک ہوگا۔ تو خیال کرے گا۔ کہ کیوں نہ اسے

خُدا تعالےٰ کے رستہ میں

ہی دے دُوں۔ اور پہلے زمانوں میں لوگوں کی یہی کیفیت ہوتی تھی۔ مگر آج چونکہ یقین ہے۔ کہ حکومت یونہی نہیں چھینے گی۔ حکومت اگر لے گی۔ تو ٹیکسوں وغیرہ کے ذریعہ سے ہی لے گی۔ پھر ٹیکس ہر ایک پر نہیں لگے گا اور جس پر لگے گا۔ ایک مقررہ شرح سے لگے گا۔ اور ڈاکوؤں وغیرہ کے چھین کرلے جانے کا امکان بھی بہت کم ہے۔ اس لئے ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ یہ میرا مال ہے۔ اور اس وجہ سے اس کی محبت اسے زیادہ ہوتی ہے۔

غرض پہلے زمانوں میں

مال کے غیر محفُوظ ہونے کی وجہ

سے لوگ اپنے مال کو خدا کا سمجھتے تھے مگر آج کل محفوظ ہونے کی وجہ سے اسے اپنا سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس کی قربانی بھی دوبھر معلُوم ہوتی ہے۔ اسی طرح پہلے زمانوں میں لوگ سمجھتے تھے۔ کہ اگر آج نہ مرے۔ تو کل مر جائیں گے۔ معلوم نہیں۔ کس وقت ڈاکوؤں کے ہاتھ سے ہی موت آجائے۔ یا حکومت ہی مذہبی اختلاف کی وجہ سے پھانسی پر لٹکادے۔ یا سنگسار کرا دے۔ یا کوئی دشمن ہی کسی وقت قتل کر دے۔ وُہ یقین رکھتے تھے۔ کہ ہماری زندگی آج بھی نہیں اور کل بھی نہیں۔ اس لئے جو ان میں سے نیک ہوتے تھے۔ کہتے تھے۔ کہ کیوں نہ اسے خدا تعالےٰ کی راہ میں ہی قربان کر دیا جائے۔ مگر اب چونکہ حکومت پُرامن ہے کسی کو پھانسی بھی دیا جائے۔ تو قانون کے رُو سے دیا جاتا ہے اور یوں بھی قتل کے واقعات بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جانیں ہماری ہیں اور ان کے دینے میں دریغ ہوتا ہے پہلے زمانہ میں یہ خیال نہیں ہو سکتا تھا کہ ہماری جانیں ہماری اپنی ہیں۔ بلکہ یہی خیال ہوتا تھا۔ کہ ہماری نہیں ہیں۔ آج نہیں۔ تو کل کوئی لے لیگا۔ چلو خدا تعالےٰ کی راہ میں ہی دے دیں اور اس خطرہ کی حالت کا دل پر ایسا نقش ہوتا تھا۔ کہ انہیں

خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینا

مشکل نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی راہ میں وطن چھوڑ دینے سے بھی دریغ نہیں ہوتا تھا۔ کیونکہ ذرا سی بات پر ناراض ہو کر بادشاہ لوگوں کو وطن سے نکال دیتے تھے۔ اس لئے لوگ کسی ملک کو اپنا وطن نہیں سمجھتے تھے۔

یہودیوں پر یورپین حکومتیں

اس لئے ناراض رہتی ہیں۔ کہ وُہ ان کے ملک کو اپنا وطن سمجھتے ہی نہیں۔ حالانکہ ان میں یہ ذہنیت پیدا کرنے والی یہی حکومتیں ہیں۔ جو ان پر ناراض ہوتی ہیں۔ صدیوں سے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ انہوں نے اگر روس میں جائدادیں خریدیں۔ مکانات بنوائے۔ اور وہاں آباد ہُوئے۔ تو کچھ عرصہ بعد بلا کسی سبب کے حکومت نے حکم دیدیا۔ کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ وُہ وہاں سے نکل کر جرمنی میں گئے۔ اور کچھ عرصے کے بعد وہاں بھی وُہی حال ہُوا۔ تیسرے ملک میں گئے۔ تو وہاں بھی یہی سلوک ہُوا۔ اس وجہ سے قدرتی طور پر انہوں نے کسی ملک کو اپنا وطن نہیں سمجھا۔ مغربی ممالک میں سے صرف امریکہ اور انگلستان ہی دو ایسے ملک ہیں جہاں سے وُہ نکالے نہیں گئے۔ باقی قریباً ہر جگہ سے ان کو نکال دیا جاتا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے وُہ کسی ملک کو اپنا ملک سمجھتے ہی نہیں۔ جسے

وطن سے نکلنے کی عادت

ہو۔ وُہ کسی ملک کو وطن کیسے محسوس کریگا ایک انگریز انگلستان کو اور روسی روس کو اپنا ملک سمجھتا ہے۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے کہ اس نے بھی اور اس کی نسلوں نے بھی وہیں رہنا ہے۔ مگر جو جانتا ہے۔ کہ میں نے یہاں رہنا نہیں۔ اگر میں نہیں۔ تو میری اولاد کو یہاں سے نکال دیا جائے گا۔ اس کے نزدیک وطن کی کوئی قیمت نہیں ہوسکتی۔ اور یہودی چونکہ ہر وقت وطن کو چھوڑ دینے پر آمادہ رہتے ہیں۔ اس لئے یورپین حکومتوں کو ان پر غصہ آتا ہے۔ کہ یہ ہمارے وطن کو وطن نہیں سمجھتے۔ حالانکہ یہ ذہنیت ان حکومتوں نے ہی پیدا کی ہے۔ جو قوم ہمیشہ پا بہ رکاب رہے۔ اس سے یہ امید کس طرح رکھی جا سکتی ہے۔ کہ اس کے اندر حب وطن پیدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہودیوں کے لئے وطن کو ترک کر دینا دوبھر نہیں ہوتا۔ جن قوموں کے لئے امن نہ ہو۔ ان کے لئے

وطن کی قربانی

بھی آسان ہوتی ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ قربانیاں ہمیشہ مشقوں کے ساتھ آسان ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ہم امن کے زمانہ میں بھی تم سے قربانیاں کراتے ہیں تا مشق ہوتی رہے۔

دن میں دو نمازیں

ایسے وقت میں رکھی ہیں۔ جبکہ ان کا ادا کرنا ایک تاجر کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے۔ دوپہر کو اسے چند منٹ آرام کرنے اور حساب کتاب کے لئے ملتے ہیں۔ اس وقت ظہر کی نماز رکھ دی ہے۔ پھر عصر کے وقت گاہکوں کا زور ہوتا ہے۔ اس وقت بھی نماز کا حکم دے دیا۔ علاوہ ازیں شام کو کھاتہ بند کرنے اور حساب کتاب کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ عشاء کے وقت اسے اپنا روپیہ محفوظ کرنے اور دوکان بند کرنے کا فکر ہوتا ہے۔ مگر ان سب وقتوں میں حکم ہے۔ کہ

چلو نماز پڑھو

یہی حال زمینداروں کا ہے۔ اس کے کام میں بھی نماز بظاہر بڑی روک ہوتی ہے۔ --

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اللہ تعالیٰ مشق کراتا ہے۔ کیونکہ لڑائی کو ہمیشہ جاری رکھنا تو اپنے اختیار میں نہیں۔ پھر اسلام نے جارحانہ لڑائی کی سخت ممانعت کی ہے۔ ادھر مشق بھی ضروری ہے۔ اس لئے اسلام نے پر امن ذرائع مشق کے لئے رکھ دیئے۔ اگر تو

اسلام میں جارحانہ لڑائی کی اجازت

ہوتی۔ تو یہ حکم دے دیا جاتا۔ کہ جب بھی امن ہو کوئی چھوٹی موٹی لڑائی چھیڑ دیا کرو۔ مگر چونکہ یہ جائز نہیں۔ اس لئے دوسرے ذرائع سے قربانی کی مشق کرائی۔ اور حکم دیا۔ کہ نمازیں پڑھو حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ روزے رکھو۔ ان سے

قربانی کی مشق

ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً روزہ ہے۔ اس سے گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی سفر والی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر جس طرح لڑائیوں میں جاگنا اور فاقے کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اس میں ہوتا ہے۔ اور لڑائی کی کیفیت ایک حد تک پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر مالوں کے نقصان برداشت کرنے کی مشق کرانے کے لئے زکوٰۃ اور صدقات ہیں۔ صدقات تو خیر حوادث کے وقت کے لئے ہیں۔ مگر زکوٰۃ مستقل چیز ہے پھر وطن چھوڑنے کی مشق کرانے کے لئے حج ہے۔ جو لوگ دس میل چلنے کے بھی عادی نہیں ہوتے ان کے پاس روپیہ آیا۔ تو ان پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ مکہ جاؤ۔ جہازوں میں اور خشکیوں پر سفر کی صعوبتیں برداشت کرو۔ غیر ملکی زبانیں بولنے والوں اور مختلف تمدن کے لوگوں سے ملو۔ اور اس طرح وطن کی قربانی کی مشق کرو۔

پر امن زمانہ میں پیدا ہونے والے نبیوں کو ادھر تو یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ جا کر لڑو۔ اور دوسری طرف یہ کہ نہ لڑو۔ ایک طرف تو حکم ہوتا ہے۔ کہ

جاؤ اور دنیا میں تہلکہ مچا دو

اور دوسری طرف یہ کہ امن نہ خراب کرنا۔ ایک طرف تو یہ حکم ہوتا ہے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ اور دوسری طرف یہ کہ بادشاہ اور حکام سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔ وہ دو کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں۔ ان کو یہ بھی حکم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے ہر بڑے چھوٹے اور امیر غریب کے اخلاق کو درست کریں۔ اور یہ بھی کہ بادشاہ اور حکام سے ملائمت اور نرمی سے بات کریں۔ ان سے لڑائی کی ساری کیفیات پیدا کرائی جاتی ہیں۔ مگر

پر امن ذرائع

سے ان کے لئے جہاں یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ لڑائی کے لئے گھر سے نہ نکلو۔ وہاں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ تبلیغ کے لئے گھروں کو چھوڑ دو۔ اور بغیر تلوار کے سب قوموں سے جنگ کرو۔ ان سے اپنے دل کی قربانی کرائی جاتی ہے۔ اور ان کو یہ حکم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو مارو۔ جو

انبیاء بغیر تلوار کے

آتے ہیں۔ ان کو یہی حکم ہوتا ہے کہ خود کو قتل کرو۔ جاؤ تبلیغ کرو لوگ گالیاں دیں گے ان کو سنو۔ اور اپنے دلوں کا خون کرو۔ لوگ ماریں گے اور گھروں سے نکال دیں گے۔ مگر تمہارے لئے یہی حکم ہے۔ کہ تم ماریں کھاؤ۔ اور گھروں سے نکل جاؤ۔ لیکن جو انبیاء پر امن زمانہ میں پیدا نہیں ہوتے۔ گو انکو بھی پہلے ظلم برداشت کرنے کا ہی حکم ہوتا ہے۔ مگر جب وہ ظلم ایک حد تک پہونچ جاتے ہیں۔ تو ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہو جاتی ہے۔ کہ مقابلہ کرو مگر جو نبی پُر امن زمانہ میں ہوتے ہیں۔ ان کے لئے جنگ کی اجازت نہیں ہوتی۔ بلکہ یہی حکم ہوتا ہے۔ کہ

ظلم برداشت کرتے چلے جاؤ

بے شک یہ ظلم کے زمانے دَورے کے ساتھ آتے ہیں۔ کبھی ظلم زیادہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی کم۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا قانون یہی ہے۔ عورت کو دردزہ ہوتا ہے۔ مگر ہر شخص کو معلوم ہے کہ یکساں نہیں ہوتا۔ اٹھتا ہے۔ اور رکتا ہے۔ پھر اٹھتا ہے۔ پھر رکتا ہے حتےٰ کہ جب انتہاء کو پہونچ جاتا ہے۔ تو بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے سر میں آنکھ کی خرابی کی وجہ سے درد اٹھتا ہے۔ اور ٹیسیں پڑتی ہیں جنہیں پنجابی زبان میں چُمکیں کہتے ہیں۔ مگر اسی طرح کہ ٹیس پڑی۔ اور رک گئی۔ پھر پڑی اور پھر رک گئی حتےٰ کہ جب آنکھ ماری جاتی ہے۔ تو درد بھی بند ہو جاتا ہے۔ ہیضہ میں بھی دست اور قے مسلسل نہیں ہوتے بلکہ ہوتے ہیں۔ اور رک جاتے ہیں۔ ہوتے ہیں۔ اور رک جاتے ہیں۔ بخار بھی ہر وقت یکساں نہیں ہوتا۔ چڑھتا ہے اور کم ہوتا ہے پھر اترتا ہے۔ پھر چڑھتا ہے۔ بارش ہوتی ہے۔ اور تھم جاتی ہے۔ پھر ہوتی ہے۔ اور پھر تھم جاتی ہے سورج چڑھتا ہے۔ اور غروب ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ دکھ ہو یا سکھ

اللہ تعالیٰ کا قانون

یہی ہے۔ کہ ان میں دورے ہوتے ہیں۔ یہی حال ابتلاؤں کا ہے۔ اور یہی انعاموں کا۔ دشمن کبھی گالیاں بہت زیادہ دیتے ہیں۔ اور کبھی خاموش ہو جاتے ہیں۔ پھر گالیاں دینے لگتے ہیں۔ اور پھر چپ ہو جاتے ہیں۔ کبھی اتہامات لگاتے ہیں۔ کبھی رک جاتے ہیں۔ پھر اتہامات لگاتے ہیں۔ پھر چپ ہو جاتے ہیں۔

رات اور دن کی طرح

راحت اور تکلیف کے وقت آتے اور بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ جب تکلیف کا دور آتا ہے۔ وہ خود قربانیوں کو کھینچ لیتا ہے۔ مگر جب اس میں کمی ہو۔ تو ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہم قربانیوں میں سستی نہ کریں۔ اور آئندہ حملے کے مقابلہ کے لئے تیاری کرتے رہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے نیند کو سبات بنایا ہے۔ یعنے نئی تیاری کے لئے قوے کو آرام دیا جاتا ہے۔ گرمی کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ تا انجن پھر کام کر سکے تو

درمیانی وقفے

اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ آئندہ حملے کے لئے تیاری کی جائے۔ اور جو قومیں اس وقفہ میں سو جاتی ہیں۔ وہ آئندہ حملہ کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا نہیں کر سکتیں۔ عقلمند فوج رات کو اس فصیل کی مرمت میں لگ جاتی ہے۔ جو دن کے وقت دشمن کے حملہ سے ٹوٹ چکی ہو۔ اور کوشش کرتی ہے کہ اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دے۔ لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو رخنہ کو پُر کر دینے کی تو ضرور کوشش کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرے۔ تو دشمن اگلے روز حملہ کر کے اسے اور توڑ دے گا اور اسی طرح توڑتے توڑتے وہ قلعہ میں داخل ہو جائے گا۔ پس عقلمند فوج وہی ہے۔ جو دن کو لڑتی اور رات کو مرمت کرتی ہے۔ اسی طرح ان درمیانی وقفوں میں جماعتوں سے یہی امید کی جاتی ہے۔ کہ گزشتہ رخنوں کو بند کریں۔ اور آئندہ کے لئے

زیادہ سے زیادہ قربانی

کریں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ باوجود اسکے کہ یہ زمانہ علمی زمانہ ہے۔ اور روز نئے دلائل سنائے جاتے ہیں۔ پھر بھی جب کبھی کوئی راحت اور آرام کی گھڑی آجائے۔ لوگ سونا چاہتے ہیں۔ میرے ان خطبات کو نکال کر دیکھ لو۔ جو

تحریکِ جدید کی سکیم

کو بیان کرتے ہوئے میں نے دیئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے ان میں بتایا تھا۔ کہ یہ ابتلاء چھوٹے اور معمولی ہیں۔ ان کے بعد بڑے ابتلاء آئینگے۔ دیکھو اس وقت کسے اس

مصری پیغامی احراری فتنہ

کی خبر تھی۔ مگر اسی طرح ہوا جس طرح میں نے کہا تھا۔ اب بھی پھر میں ہی کہتا ہوں۔ کہ یہ فتنے بھی معمولی ہیں۔ ان سے بھی بڑے ابھی آنے والے ہیں۔ اور جب تک وہ نہ آئیں۔ قوم بن ہی نہیں سکتی۔ جب تک ایسی دلیری ہمارے اندر پیدا نہ ہو جائے۔ کہ اپنی جان دینا اور اپنے مال اور وطن کو قربان کر دینا ہمارے لئے آسان ہو جائے۔ اس وقت تک یہ دور برابر آتے رہیں گے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ معمولی چوٹ پر بھی ہم میں سے بعض رونے لگتے ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ جب تک زندگی اور موت غنا اور فقر۔ تنگی و آسائش ہمارے لئے یکساں نہ ہوں۔ جب تک

ہمارے دن بھی راتیں اور راتیں بھی دن

نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک ہم اس آخری لڑائی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ جو اسلام اور شیطان کے مابین مقدر ہے۔ اور ابھی تو ہم نفس کی لڑائی سے بھی فارغ نہیں ہوئے تحریک جدید کے شروع میں ہی میں نے نصیحت کی تھی۔ کہ ہمیں

صداقت کا اعلیٰ ترین معیار

قائم کرنا چاہیئے۔ مگر تم اپنے دلوں میں سوچو۔ کہ کیا تم سچ بولتے ہو۔ اور ہمیشہ سچ بولتے ہو۔ جب تک جماعت کی اکثریت ایسی نہ ہو۔ جو سچ بولے اور ہر حالت میں سچ بولے۔ اسوقت تک ہم اس جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اللہ تعالےٰ نے سچائی دیکر کھڑا کیا ہے۔ قرآن کریم کا نام بھی حق ہے۔ اور اصل جہاد بھی وہی ہے جو قرآن کریم کو لے کر کیا جائے جیسا کہ فرمایا۔ وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً اور اصل جہاد اسی کا ہے۔ جو قرآن کریم ہاتھ میں لیکر لڑتا ہے

بدر و حنین کی لڑائیاں

معمولی تھیں۔ اصل لڑائی وہی تھی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی تلوار سے کی۔ اور قرآن کریم نام ہے سچائی کا۔ جب تک تم اپنے نفسوں میں اپنے بیوی بچوں میں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں میں اپنے بھائیوں اور بہنوں میں اپنے محلہ والوں میں اور اپنے ہمسایوں میں اپنے شاگردوں میں اور اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں سچائی کو قائم نہیں کر لیتے۔ اس وقت تک تم اس لڑائی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ اور جب بھی مقابلہ ہو گا۔ تم شکست کھاؤ گے۔ گو یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت اسے ظاہر نہ ہونے دے۔ میں نے دیکھا ہے۔ ذرا سی بات ہو۔ تو

بعض نادان

کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ آج کل سچ سے گذارہ نہیں ہوتا۔ جھوٹ بول دو۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتے کہ یہ تلقین کرتے ہوئے وہ نہ صرف اس شخص کو ہی بلکہ جماعت کو بھی ساتھ ہی قتل کر رہے ہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ احراری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے۔ کہ وہ تو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ آپ کی تعلیم میں رخنہ ڈال کر آپ کے قتل کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جو شخص اس چیز کو مٹاتا ہے۔ جسے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ وہ آپ کو قتل نہیں کرتا۔ تو کیا کرتا ہے حالانکہ وہ

اپنے آپ کو سچائی پر قائم

بتاتا ہے۔ اور احمدیت کی فوج میں شامل ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ غیر تو اس واسطے آپ پر حملہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ لیکن یہ دوستی کا دم بھرتا ہوا آپ کے کام کو تباہ کرتا ہے۔ اس نے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔ کہ آپ کی لائی ہوئی صداقتوں کو دنیا میں قائم کرنے میں مدد دے گا لیکن جب پہلا ہی موقعہ ملا۔ یہ اسی دیوار کو گرانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ جو آپ نے تعمیر کی تھی۔

پس اچھی طرح یاد رکھو کہ

احمدیت کی فتح

سچائی سے ہو گی۔ جب تک تم سچائی پر اس طرح قائم نہ ہو جاؤ۔ کہ کسی بات کے متعلق محض اس وجہ سے کہ وہ ایک احمدی نے کہی ہے قسم کھا سکو۔ کہ سچ ہے۔ اس وقت تک تمہاری فتح نہیں ہو سکتی۔ یہ کافی نہیں کہ جب میں جگاؤں تم ہوشیار ہو جاؤ۔ اور کچھ عرصہ بعد پھر سو جاؤ اس طرح تو ایک فیونی بھی کر لیتا ہے وہ بھی کسی نہ کسی وقت ہوشیار ہو جاتا ہے۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ سچائی پر اس طرح قائم ہو جاؤ۔ کہ کسی کے جگانے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ ہمیں

عقائد کے میدان میں

جس طرح فتح حاصل ہو چکی ہے۔ اس طرح اعمال کے میدان میں نہیں ہوئی ہمارے اعمال کو دیکھکر لوگ اتنے متاثر نہیں ہوتے۔ جتنا عقائد سے متاثر ہوتے ہیں۔ وفات مسیح کے دلائل سنکر لوگ کہدیتے ہیں۔ کہ اس کا ہمارے پاس جواب نہیں لیکن جب ہم ان کو سچائی کی طرف بلاتے ہیں۔ تو کہدیتے ہیں۔ کہ اس پر تم بھی پوری طرح قائم نہیں ہو۔ قرآن کریم کے کامل ہونے کے جب دلائل دیتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ اس کا جواب کوئی نہیں۔ لیکن جب

امانت کا سبق

دیتے ہیں۔ تو کہدیتے ہیں۔ کہ اس پر ابھی تم بھی قائم نہیں ہو عقائد کے میدان میں ہم نے دشمن کو مار دیا ہے۔ مگر جہاں عمل کا سوال ہو ہم میں سے بعض کی کمزوریوں سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر جماعت کے دوست پختہ عہد کریں۔ جس طرح زبان دانتوں میں لیکر انسان تکلیف برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے کہ آئندہ ہم استقلال پر قائم ہونگے۔ سچائی پر قائم ہونگے (دراصل سچائی پر قائم رہنے کا نام ہی استقلال ہے)۔ تو

عمل کے میدان میں

بھی ہم اسی طرح غلبہ حاصل کر سکتے ہیں جس طرح عقائد کے میدان میں کیا ہے۔ صرف عہد کی ضرورت ہے۔ ہمیں صداقت پر اس طرح قائم ہونے کا عہد کرنا چاہیئے۔ کہ دشمن بھی محسوس کریں۔ کہ ایک احمدی کے منہ سے نکلی ہوئی بات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ اب بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے نمونے ہیں کہ باہم لڑائی کے موقعہ پر دشمن کہدیتا ہے۔ کہ جو بات فلاں احمدی کہیگا۔ ہم مان لیں گے۔ مگر ایسے نمونے کم ہیں۔ بہتوں کا چال چلن لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور بعض اپنے جھوٹ سے لوگوں کیلئے ابتلاء کا موجب بن رہے ہیں یا ابتلاء کا موجب بننے کے لئے وہ تیار رہتے ہیں۔ گو ابھی تک انکا گند ظاہر نہ ہوا ہو دین کیلئے قربانیوں میں میں دیکھتا ہوں کہ بہت سستی ہے کچھ عرصہ ہوا میں نے جماعت کو

نمازوں کی پابندی کی ہدایت

کی تھی۔ باہر کا تو مجھے علم نہیں لیکن قادیان میں اس خطبہ کا دو چار ماہ تک اچھا اثر رہا۔ مگر بعد میں پھر زائل ہو گیا۔ حالانکہ نماز تو ایسی ضروری چیز ہے کہ اگر خلافت بھی باقی نہ رہے۔ تب بھی اس کی پابندی لازمی ہے آدمی جنگل میں ہو تب بھی اسے نہیں چھوڑا جا سکتا اور سمندر میں ہو تب بھی نہیں یہ مستقل ہدایت ہی جسے کسی جگہ بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں پھر میں نے سچائی کی ہدایت کی تھی۔ اسکا بھی کچھ عرصہ خیال رہا دوستوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دوسرے کی نگرانی شروع کی۔ ایک دوسرے کو سنبھالنے لگے۔ مگر کچھ عرصہ بعد بھول گئے اسی طرح تحریک جدید کے وعدے ہیں۔ گذشتہ دنوں میں نے "الفضل" کو ایک مستقل نوٹ لکھ کر دیدیا تھا۔ کہ شائع ہوتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں پندرہ روز تک تو آمد قریباً دوگنی ہوگئی۔ لیکن پھر سستی پیدا ہونے لگی۔ حالانکہ تحریک جدید کوئی پہلی دفعہ نہ ہوئی تھی۔ یا اس میں چندوں کے وعدے جبراً نہ لئے گئے تھے دوستوں نے اپنی مرضی سے وعدے کئے تھے۔ پھر کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ادا کرنے کے لئے میری طرف سے یاد دہانیوں کے منتظر رہیں۔ اسی طرح ناظر صاحب بیت المال نے مجھے کہا ہے کہ **چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک** کر دوں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اس تحریک کی ضرورت ہی کیوں سمجھی جاتی ہے۔ کیا جلسہ پہلی دفعہ آیا ہے۔ یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کیا ہوا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایک حصہ جماعت کا اس امر کا محتاج ہے کہ میں کہوں۔ تو وہ اس کے لئے چندہ دیں۔ کیا وہ خدا کے حضور پیش ہونے والے نہیں۔ پھر کیوں وہ وعدے کر کے پورے نہیں کرتے۔ اور کیوں اس تحریک میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے سالہا سال سے قائم ہے۔ میری تحریک کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ یہ **عدم استقلال کا ثبوت** ہے۔ اگر تم جیتنا چاہتے ہو۔ تو اپنے اندر استقلال پیدا کرو۔ سچائی پیدا کرو۔ اور امانت پیدا کرو۔ پھر دیکھو دشمن تم سے کس طرح خوف کھاتا ہے دشمن ہمیشہ دو چیزوں سے ڈرتا ہے یا طاقت سے اور یا پھر اعلیٰ درجہ کی نیکی سے۔ جب کوئی قوم کسی بات پر ہٹ کر کے قائم ہو جاتی ہے۔ تو لوگ اس سے ڈرنے لگتے ہیں۔ ابھی دیکھ لو **لاہور میں مذبح کی تعمیر کا سوال** تھا۔ گورنمنٹ نے پچاس لاکھ روپیہ کا نقصان اٹھا کر اس کی تعمیر روک دی ہے۔ حالانکہ اگر ہندو۔ سکھ۔ مسلمان عیسائی سب مل کر ایک وفد حکومت کے پاس لے جائیں۔ کہ ہماری کسی یونیورسٹی کو پچاس لاکھ کی امداد دی جائے۔ تو حکومت کبھی اس بات کو تسلیم نہ کرے گی۔ پہلے اس مذبح کی تعمیر کو رکوانے کے لئے جب ہندوؤں نے کوشش کی۔ تو انگریزوں نے یہی جواب دیا۔ کہ اس میں تمہارا فائدہ ہے نقصان نہیں۔ مگر انہوں نے کہا کہ ہمیں اس فائدہ کی ضرورت نہیں۔ اور اس کے خلاف ایجی ٹیشن کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ ایسے ایسے ہندو جو حکومت کے وزراء رہ چکے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے نام جتھوں میں جانے کے لئے پیش کر دئے۔ تو وائسرائے نے چپکے سے اعلان کر دیا۔ کہ چونکہ اس سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ ہم اس سکیم کو واپس لیتے ہیں۔ یہ استقلال کا نتیجہ تھا۔ اور اسی کی بدولت ہندوؤں کو یہ فتح حاصل ہوئی۔ اب اعلان کیوں نہ وائسرائے نے پہلے ہی دن کر دیا کیا پہلے انہیں علم نہ تھا۔ کہ اس سے **ہندوؤں کی دلآزاری** ہوگی۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ انہیں پہلے علم نہ تھا۔ وہ غلط کہتا ہے۔ یقیناً انہیں اس کا علم تھا۔ ہاں یہ علم انہیں پہلے نہ تھا۔ کہ ہندو اس مذبح کا مقابلہ کرنے کے لئے اس طرح لڑنے مرنے کو تیار ہو جائیں گے پس جو قوم استقلال کے ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس سے سب ڈرتے ہیں۔ اور جب کوئی قوم صداقت پر قائم ہو جاتی ہے۔ تو لوگ اس کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ مجھے تو غیرت آتی ہے۔ کہ **ہندو ایک جانور کے لئے** اور ایسے جانور کے لئے جسے وہ مارنے کوٹتے بھی ہیں۔ اس کا دودھ بھی دوہتے ہیں۔ ان میں سے بعض اس کے چمڑے کی تجارت بھی کرتے ہیں وہ قربانی کرتے ہیں۔ جو ہم میں سے بعض **خدا اور رسول کے لئے** نہیں کرتے۔ ہندو گائے کے لئے کھڑے ہوئے اور استقلال کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ تو حکومت نے اپنا پچاس لاکھ کا نقصان کر کے ان کی بات کو مان لیا۔ پھر کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر تم خدا اور اس کے رسول کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ تو لوگ تم کو فنا کر دیں گے۔ یاد رکھو۔ کہ جو مرنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ انہیں کوئی نہیں مار سکتا۔ لوگ بھی اسی پر زور ڈالتے ہیں۔ جس کا اپنا دل ڈرتا ہو۔ اگر تم استقلال کے ساتھ اسلام کی اشاعت میں لگ جاؤ۔ اور اس کام میں کوئی **سستی اور غفلت** نہ کرو۔ تو کوئی نہیں جو تمہارے مقابل پر کھڑا ہو سکے۔ بلکہ ہر دشمن خود تم سے مرعوب ہوگا۔ اور تمہاری طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے والے کا دل خود بخود کانپنے لگے گا۔ اور وہ خود محسوس کرنے لگیگا کہ ان کو میں موت سے کیا ڈراؤں یہ تو خدا کی راہ میں پہلے ہی مر چکے ہیں۔

آل انڈیا نیشنل لیگ کا اہم اجلاس

تمام عہدیداران لیگ کیلئے لازمی ہے کہ ضرور شریک ہوں

احباب کو خطوط کے ذریعہ اطلاع بھیجی جا چکی ہے۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا ایک نمائندہ اجلاس ۴ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بروز اتوار لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب پر میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور اپنے قیمتی نصائح سے ہمیں مستفید فرمائیں۔ اور حضور نے ہماری درخواست کو ازراہِ کرم منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران لیگ اور تمام اراکین لیگ کو جو لیگ کی اغراض سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔ اور مجھے اپنے ارادہ سے مطلع کریں۔ یہ نہایت قیمتی موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیئے۔

اسی طرح تمام کور لاہور آنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس بات کا انتظار نہ کریں۔ کہ قائد اعظم صاحب سے حسب ضابطہ انہیں دعوت وصول ہو۔ وقت تنگ ہے۔ اور چونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ مجھے جلد یہ اندازہ ہو جائے۔ کہ کتنے احباب شرکت فرما رہے ہیں۔ اس لئے میں تاکید درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنے ارادہ سے جلد مطلع فرمائیں۔

بشیر احمد صدر آل انڈیا نیشنل لیگ ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور میں ہر قسم کی مشینوں کی مرمت اور سیکنڈ ہینڈ و نئی مشینوں کی خرید و فروخت کا انتظام اعلےٰ پیمانہ پر موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی سابقہ ذلت و رسوائی

ان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے کافی نہیں

مجلس احرار کے بزرگوں کو شہید گنج نے ادھموا کر دیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پھر کسی قدر کسمسا رہے ہیں۔ کہیں جلسے منعقد کرتے پھرتے ہیں کہیں کانفرنس کا اعلان ہو رہا ہے۔ کہیں مولوی عبد الرحمٰن مصری کی حمایت کی جا رہی ہے۔ کیونکہ انہوں نے امام جماعت احمدیہ قادیان سے بغاوت کا اعلان کر رکھا ہے۔ کسی مقام پر عورتوں کو بازار سے سودا سلف خریدنے سے منع کر رہے ہیں۔ غرض جہاں کہیں جو نسخہ عوام کی توجہ کو جذب کرنے کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے۔ وہی استعمال کر رہے ہیں

ابھی اور بھی ذلتیں لکھی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ستیہ پال اور اکالی پارٹیوں کے حامی بن رہے ہیں۔ جن سے زیادہ مسلمانان پنجاب کے جائز حقوق کا کوئی دشمن ہی نہیں۔

مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ احرار کے ہر اجتماع میں ان سے سوال کریں۔ کہ آیا وہ کانگرس کے ساتھ ہیں یا نہیں؟ آیا ان کا تعلق ستیہ پال پارٹی کے ساتھ ہے یا نہیں؟ آیا ستیہ پال اور تارا سنگھ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں یا نہیں؟

(انقلاب ۲۹ ستمبر)

سیاسیات میں اب احرار کا گٹھ بندھن کانگرس کے ساتھ ہو رہا ہے۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھیئے۔ کہ یہ گٹھ بندھن بھی ڈاکٹر ستیہ پال کی پارٹی کے ساتھ ہے جن کے تعلقات ماسٹر تارا سنگھ کے ساتھ محتاج بیان نہیں۔ مسجد شہید گنج کے ہنگامے کے وقت بھی احرار ماسٹر تارا سنگھ ہی کے ساتھ تھے۔ اور اب بھی انہی کے نیاز مند ہیں۔ مسجد گرا دی جائے۔ جب بھی احرار اکالیوں کا دامن نہیں چھوڑ سکتے۔ اور امرت سر۔ آہلہ کوٹ فتح خان۔ جنڈیالہ شیر خان میں ماسٹر تارا سنگھ کے چیلے مسلمانوں پر مصیبتیں برپا کریں۔ جب بھی احرار اکالیوں اور ستیہ پالیوں سے الگ نہیں ہو سکتے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار نے مسجد شہید گنج کے واقعہ سے اب تک مسلمانوں کے ہاتھوں جو ذلت و رسوائی اٹھائی ہے۔ وہ قدرت کے نزدیک اتنی کافی نہیں۔ کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ بلکہ ان کی قسمت میں

احراری کانگرس میں شامل ہو گئے

لاہور ۲۷ ستمبر۔ مولوی حبیب الرحمٰن صدر آل انڈیا مجلس احرار اسلام نے ذیل کا بیان شائع کیا "کانگرس میں احرار کارکنوں کی شمولیت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مجلس عاملہ کا اجلاس دو دن تک جاری رہا۔ آخر اجلاس میں ذیل کی قرارداد منظور کی گئی

" ۱۹۳۳ء میں آل انڈیا احرار کانفرنس کے اجلاس منعقدہ امرت سر میں منظور کیا گیا تھا۔ کہ احرار کارکن کانگرس کے رکن بن سکتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے احرار کارکن اس قرارداد کی موجودگی میں کانگرس کمیٹیوں کے عہدہ دار اور رکن ہوتے آتے ہیں۔ لہٰذا ۱۹۳۳ء کی منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں مجلس عاملہ اس مسئلہ پر مزید غور کرنا فضول سمجھتی ہے۔ اور اعلان کرتی ہے کہ ہر ایک احراری کارکن کانگرس کا ممبر بن سکتا ہے۔ اور عہدہ قبول کر سکتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ کے دورہ کا پروگرام

میں ایک ماہ کے دورہ پر قادیان سے بنگال کی طرف جا رہا ہوں۔ میری روانگی اور واپسی کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

روانگی قادیان	۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء	جماعت ہائے اڑیسہ	۲۲ تا ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء
بریلی	۶ ر ؍	کلکتہ	۲۸ ر ؍
شاہجہان پور	۷ ر ؍	بنارس	۲۹ ر ؍
لکھنؤ	۸ و ۹ ر ؍	الہ آباد	۳۰ ر ؍
مونگھیر	۱۰ ر ؍	کانپور	۳۱ ر ؍
کلکتہ	۱۱ ر ؍	علی گڑھ	تا ۳ نومبر
ڈھاکہ برہمن بڑیہ وغیرہ	۱۴ تا ۱۷ ر ؍	قادیان	۴ نومبر ۱۹۳۶ء
واپسی کلکتہ	۱۸ ر ؍		

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

خان صاحب اوصاف علی خان صاحب کیلئے درخواست دعا

خان صاحب اوصاف علی خان صاحب سابق کمانڈر ان چیف نابھہ دہلی میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی خواہش ہے۔ کہ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت بخشے۔

خاکسار:۔ عبد المجید خان

شادی ہو گئی؟ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصلی یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویا کی روح نکالکر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ ازیں ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام اکابرین جماعت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں تمام زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (ع٥) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیّت

۶۸۷۹ منکہ شیخ نعمت اللہ ولد شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن وزیرآباد شہر ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جس کی کل قیمت اٹھارہ ہزار دو سو پچہتر روپیہ ہے۔ (۱) ایک مکان رہائشی موسومہ نعمت منزل واقعہ محلہ میانی شہر وزیرآباد قیمتی اندازاً چودہ ہزار روپے (۲) ایک مکان جدی موسومہ عطاء منزل واقعہ دروازہ بکریانوالہ محلہ شیخ لال متصل مسجد نائیاں شہر وزیرآباد اندازاً چار ہزار روپیہ جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں (۳) زمین سفیدہ چار کنال دو مرلے دو سرساہی انیس فٹ قطعات نمبری ۱۲۱ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ ورقبہ گلی خرید کردہ واقعہ رقبہ محلہ دارالفضل قادیان قیمتی ۲۱۲۵ روپے (۴) زمین سفیدہ دو قطعہ ۱۱ و ۱۲ رقبہ بحساب تین مرلہ دو سرساہی سترہ فٹ فی قطعہ واقعہ رقبہ منڈی قادیان قیمتی ۱۱۵ روپے لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۵۰۰ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ (خانصاحب) شیخ نعمت اللہ برج انسپکٹر ریلوے حال کوٹری سندھ

گواہ شد:۔ (چوہدری) نواب علی بقلم خود سٹور اسٹور محکمہ برج ورکس ریلوے کوٹری سندھ

گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان بقلم خود حال کوٹری

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

خان بہادر بیرسٹر بہادر لفٹیننٹ بہادر ڈاکٹر خدا بخش صاحب آئی ایم ڈی (ریٹائرڈ) ایفرون برٹش پیاسر

کا فرمان

ویلکٹ (پیٹنٹ) برقی آلہ قوت باہ کی کمزوری سکڑے ہوئے اعضا کے لئے سب سے زیادہ تیر بہدف علاج ہے

جن نوجوانوں اور بوڑھوں کے رگ اور پٹھے کمزور ہو گئے ہوں ان کیلئے رفیق اعلیٰ ہے

اصل حالات اور ملاحظہ مفت

گرین لینڈ کمپنی کوٹھی ۳۹ میکلوڈ روڈ بالمقابل کشمیر بلڈنگ بیرون قلعہ گوجر سنگھ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۸ ستمبر۔ سرحد پار کے قبائل نے سات ان لاریوں کو لوٹ لیا۔ جو مال و اسباب مسافر اور راشن وغیرہ لے کر جنڈولہ سے واناجا رہی تھیں۔ ایک لاری کو جو سرکاری راشن سے بھری ہوئی تھی۔ قبائلی لوگوں نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ سرحد پار کے قبائل کی بہت سی ٹولیاں پہاڑیوں سے اتر کر ڈیرہ اسمٰعیل خان کے میدانوں میں گھوم رہی ہیں۔ تاکہ موقع پا کر دیہات میں ڈاکے ڈال سکیں۔ حکومت دیہاتی باشندوں کی حفاظت کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ جنڈولہ سے وانا تک کی سڑک ٹریفک کے لئے بند کر دی گئی ہے۔

امرتسر ۲۸ ستمبر۔ کل مسلم لیگ کے زیر اہتمام مسلمانان امرتسر کا ایک جلسہ شیخ صادق حسن صدر انجمن اسلامیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تقریروں کے دوران میں کانگرس کے احراری اجیروں نے شور برپا کرنا چاہا۔ ڈاکٹر شجاع اللہ تقریر کر رہے تھے۔ کہ احراریوں نے گڑبڑ مچا دی۔ مگر حاضرین میں سے چند اشخاص نے انہیں زدو کوب کر کے باہر نکال دیا۔

بصرہ ۲۸ ستمبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق ریاض میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ وہ ختم ہو گئی ہے مگر نتائج ابھی تک منظر عام پر نہیں آئے۔ بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے نجدی قبائل میں جدید جنگی ہتھیار تقسیم کر دئے ہیں اور ان کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مزید احکام کا انتظار کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ بندرگاہ عقبہ کی واپسی کے لئے یہ تیاریاں ہو رہی ہیں۔

کوئٹہ ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ دو دنوں میں زلزلہ کے جو پے در پے جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ ان سے لوگوں میں ہیجان برپا ہو گیا ہے۔ خوف و ہراس کا یہ عالم ہے کہ اکثر لوگ کوئٹہ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ بمبئی سے مسٹر سٹرینگلر لوئیس امریکن پہلوان کے مینیجر نے اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں اس نے حمیدا۔ گاماں اور امام بخش پہلوانوں سے کشتی لڑنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور لکھا ہے کہ وہ اکتوبر کے مہینہ میں اس مقابلے کے لئے تیار ہے۔

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال گورنمنٹ نے تمام سیاسی قیدیوں کو انڈیمان سے بلانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

جنیوا ۲۸ ستمبر۔ کل تئیس ارکان پر مشتمل لیگ کمیٹی نے ایک آزادانہ بحث کے بعد ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں چین کے شہریوں پر جاپانی طیاروں کی بمباری کی مذمت کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ ایسے اعمال کے متعلق جنہوں نے تمام دنیا میں غم و غصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ کوئی عذر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ صوبہ سرحد میں کانگرسیوں اور سوشلسٹوں میں زبردست اختلاف پیدا ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ سرحد پراونشل کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کسی سوشلسٹ کو اس وقت تک کانگرس میں نہ لیا جائے جب تک وہ سوشلسٹ پارٹی سے مستعفی نہ ہو جائے۔

بیت المقدس ۲۸ ستمبر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر گلیلی اور ایک برطانوی سپاہی کے قتل کے سلسلہ میں عرب ہائی کمیٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں اس واقعہ کی مذمت کی گئی ہے۔ اس وقت تک ۸۰ گرفتاریاں بھی عمل لائی جا چکی ہیں۔ جن میں بعض مفتہ و عرب بھی ہیں۔ ابھی مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ پولیس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور برطانی فوج کا ایک دستہ بھی پہنچ گیا ہے۔ ملزموں کے خلاف مقدمات دائر کر دئے گئے ہیں

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ آج تمام دن کی بحث کے بعد اسمبلی نے یہ قاعدہ منظور کر لیا۔ کہ اسمبلی کی کارروائی انگریزی میں ہوا کرے گی۔ لیکن جو ممبر انگریزی نہیں جانتے۔ انہیں اس صوبہ کی کسی مسلمہ زبان میں تقریر کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ سپیکر کسی ممبر کو یہ حکم دے سکتا ہے کہ وہ کسی خاص زبان میں تقریر کرے۔

ایبٹ آباد ۲۸ ستمبر۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی میں مسٹر عبدالغفور خان (کانگرسی) کا ترمیم شدہ ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہو گیا۔ اس ریزولیوشن میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں چھرے والی بندوقوں کو لائسنس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم نے کہا۔ کہ اس معاملہ کا تعلق حکومت ہند سے ہے۔ میں حکومت ہند کے سامنے یہ معاملہ پیش کروں گا۔ امید ہے کہ وہ ہماری درخواست منظور کر لے گی۔ اس کے بعد اس قرارداد پر بحث کی گئی۔ کہ جن پرائمری سکولوں میں پشتو بولنے والے طلبہ کی غالب اکثریت ہو۔ ان میں پشتو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ ہندو اور سکھ ممبروں نے اس قرارداد کی شدید مخالفت کی۔ بحث ابھی جاری تھی۔ کہ اجلاس برخاست ہو گیا۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ وزیرستان سے آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ کل بنوں بریگیڈ اور فرنٹیئر فورس رجمنٹ کے سپاہیوں نے ۳۰۸ قبائلی اشخاص کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ۷ قبائلی ہلاک ہو گئے۔ سرکاری فوج کے دو ہندوستانی سپاہی ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔

لکھنؤ ۲۸ ستمبر۔ یوپی لیجسلیٹو اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ جوڈیشری کو ایگزیکٹو سے علیحدہ کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کی جائے اور اسے بہت جلد جامہ عمل پہنانے کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

برلن ۲۹ ستمبر۔ سائنیور مسولینی کے اعزاز میں آج حکومت جرمنی کی طرف سے دعوت دی گئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ اس وقت جب کہ تمام دنیا میں بے چینی اور کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اٹلی اور جرمنی کے درمیان سیاسی تعاون پیدا ہو گیا ہے۔ اس کشیدگی میں بعض خطرناک عناصر یورپ کے تمدن کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے سیاسی اتحاد کا مقصد یورپین تمدن کو بچانا ہے۔

سری نگر ۲۸ ستمبر۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر نے کل کشمیر اسمبلی کے نام پیغام دیتے ہوئے کہا "میں بانی اسلام اور دوسرے مذاہب کے بزرگوں کی عزت و تکریم کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں ان کی توہین میرے لئے اسی طرح باعث دل آزاری ہے جس طرح ان کے مسلمہ پیروؤں کے لئے"۔ یہ ایک طویل پیغام تھا۔ جو دیوان بہادر گوپال سوامی آئینگر وزیر اعظم نے پڑھ کر سنایا۔ پیغام میں شورش کا بھی ذکر تھا۔

امرتسر ۲۸ ستمبر گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۰ آنے۔

کلکتہ ۲۸ ستمبر۔ کلکتہ کے بازار صرافہ میں آج کے آخری ایکسچینج ریٹ حسب ذیل تھے۔ لنڈن ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

تعطیلات دسہرہ کیلئے رعایت

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر آئندہ تعطیلات دسہرہ کیلئے ۲ اکتوبر سے ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک واپسی ٹکٹ جو ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک کام آسکیں گے بمندرجہ ذیل شرحوں پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سو میل سے زائد ہو یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کیا جائے۔

اول اور دوم درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایکطرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی
درمیانہ اور سوم درجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایکطرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل منیجر

چمبہ کا خالص سفید شہد

شہد خالص جس کو انگریزی میں Honey کہتے ہیں۔ ریاست چمبہ کی ارد گرد پہاڑیوں سے جو ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے۔ تازہ بتازہ منگوایا جاتا ہے۔ اور بڑی حفاظت سے صاف ٹینوں میں بند کرکے ارسال کیا جاتا ہے اس دفعہ قیمت میں خاص رعایت کردی گئی ہے۔ ضرورت مند احباب منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ شہد ہر طرح سے خالص اور تسلی بخش ہوگا۔ قیمت فی سیر صرف ایک روپیہ

منیجر مرزا حسین بیگ احمدی ریاست چمبہ براستہ ڈلہوزی پنجاب

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپکو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایکماہ عہ محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ دنیا کی تمام طاقتور دوائیوں سے بہتر دوا ہے۔
کمزور مردوں۔ کمی خون کے مریضوں کو چند ہی روز میں پوری شفا دیتی ہے۔ نیز غلط کار نوجوانوں کی پوری ہمدرد اور سچی رفیق ہے۔

نوٹ:۔ دریافت طلب امور کے لئے جوابی خط لکھیں۔ ۰۰ اگولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۱۲ ؎ ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلاء ۱۲ امرت طلاء شیشی کلاں عہ خورد ۸ ؎

بیمار دانت

مسوڑوں سے خون پیپ آتا ہے۔ درد ہے۔ کیڑا لگ گیا ہے۔ گندی رطوبت نکلتی ہے۔ دانت ہیلے ہیں۔ ناسخورہ ہے۔ یا پائیوریا کی مرض آخری درجہ پر ہے۔ تو پارس ٹوتھ پوڈر (رجسٹرڈ) پارس لوشن۔ امریکن گمز ہیلر۔ غسول دہن استعمال کریں۔ قیمت ہر چہار ادویات ہے۔ محصولڈاک علاوہ

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی